چمن چمن اُجالا

حبیب اللہ رشیدی

- اسلام کے نام پر برسر اقتدار آنے والے مسلم لیگی حکمران نفاذِ شریعت کے وعدہ سے منحرف ہو رہے ہیں۔
- ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء ختم نبوت کی قاتل بھی مسلم لیگ ہے۔
- سفاکِ اعظم "جنرل اعظم خاں" ذلت کی عبرتناک زندگی بسر کر رہا ہے۔
- مُرتد کی شرعی سزا فوراً نافذ کی جائے۔
- تیرہویں سالانہ دوروزہ شہداءِ ختم نبوت کانفرنس سے قائدِ تحریکِ ختم نبوت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ اور دیگر علماء کا خطاب۔

۷، ۸ مارچ کو مسجد احرار ربوہ میں تیرہویں دوروزہ سالانہ شہداءِ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ امیر مرکزیہ مجلس احرارِ اسلام پاکستان الحاج محمد حسن چغتائی مدظلہ نے پہلی نشست کی صدارت فرمائی جس سے مولانا اللہ یار ارشد، مولانا محمد یوسف احرار، مولانا محمد مغیرہ اور مولانا سید خالد مسعود گیلانی نے خطاب کیا۔ علماءِ کرام نے شہداءِ ختم نبوت کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ تاریخِ اسلام میں مسلمانوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں۔ سب سے پہلے امیر المومنین خلیفۂ راشد بلافصل رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسیلمہ کذاب کے فتنۂ ارتداد کے خلاف جہاد ہوا اور زبردست جنگ کے بعد اس فتنہ کا سر ہمیشہ کے لئے کچل دیا گیا۔ اس مقدس جہاد میں آٹھ سو حفاظِ قرآن صحابۂ کرام نے جان کا نذرانہ پیش کر کے تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت کی۔ مقررین نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے اور اس کی حفاظت پورے دین کی حفاظت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرارِ اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے تمام اکابر اور کارکنوں نے اپنے تمام وسائل اور قوتیں اس مقدس مشن کی حفاظت کے لئے وقف کیں اور فتنۂ مرزائیت کا عوامی سطح پر محاسبہ کر کے پاکستان میں اسے غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔ انہوں نے کہا کہ بانیٔ احرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور ان کے رفقاء نے اس جہاد میں سر دھڑ کی بازی لگائی اور حکومتِ وقت کو مرزائیت کے قانونی محاسبہ پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے شہداءِ ختم نبوت پر گولیاں چلائیں ان میں سفاکِ اعظم جنرل اعظم خان سرفہرست ہے جو آج بھی ذلت کی عبرتناک زندگی بسر کر رہا ہے۔

کانفرنس کی دوسری اور آخری نشست کا آغاز ۸ مارچ قبل از نمازِ جمعہ ہوا جو نمازِ عصر تک جاری رہا

مجلس عمل تحفظِ ختمِ نبوت کے امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے صدارت فرمائی۔ اس نشست سے حضرت مولانا محمد عبدالحیٰ جامپوری مدظلہ (فاضل دیوبند) سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ عبداللطیف خالد چیمہ، سید کفیل بخاری، مولانا سید فضل الرحمٰن احرار اور مولانا ابوسفیان تائب نے خطاب فرمایا جبکہ کپتان غلام محمد اور حافظ محمد اکرم اور صوفی شبیر احمد نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ حضرت مولانا عبدالحیٰ صاحب مدظلہ نے فتنۂ مرزائیت کے پس منظر، مرزا غلام قادیانی کی مکروہ شخصیت اور مرزائیت کے خدوخال پر مفصل گفتگو فرمائی۔ آپ نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتابوں اور سوانح کے مطالعہ سے ہر ذی شعور آسانی کے ساتھ اس بات کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے کہ یہ شخص انگریزوں کا سکہ بند ایجنٹ تھا، اس نے دولت کے لالچ میں اپنے ایمان کا سودا کیا پھر منصبِ نبوت پر ہاتھ ڈالا تو اللہ نے عقل سلب کر لی۔ وہ اپنی تصانیف، عادات اور کردار کے لحاظ سے نہایت گھٹیا انسان تھا۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت ایک فریب ہے۔ جس کا تعاقب ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ مجلس احرار اسلام کے کارکن اور رہنما مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مشن کو زندہ رکھا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ہنوز ملک وملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں، مسلمان انکی سازشوں کو ناکام بنانے کے سرگرم ہو جائیں۔

قائدِ تحریک ختمِ نبوت ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے فلسفۂ ختمِ نبوت پر نہایت مفصل خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ ختمِ نبوت کا انکار ارتداد کا اعلان ہے اور اسلام میں سب گناہوں کی معافی ہے مگر مرتد کے لئے ہرگز معافی نہیں۔ آپ نے کہا کہ اسلام کے نام پر برسرِ اقتدار آنے والی مسلم لیگی حکومت اب نفاذِ اسلام سے راہِ فرار اختیار کر رہی ہے۔ مسلم لیگ میں مرزائیوں کی شمولیت کے دروازے کھلے ہیں۔ جبکہ مرزائی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو منظور کر کے آئین سازی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء سے اب تک مختلف حوالوں سے مسلم لیگ ہی برسرِ اقتدار رہی ہے مگر مقامِ افسوس ہے کہ تمام حکومتوں نے اسلام کا نعرہ سیاسی استحکام کے لئے لگایا، نظریۂ پاکستان سے انحراف کیا۔ اور اس سلسلہ میں انتہائی مجرمانہ کردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب آٹھویں ترمیم کی منسوخی کی باتیں ہو رہی ہیں، لیکن اگر اسے مکمل طور پر ختم کیا گیا تو نفاذِ اسلام سے متعلق بہت سے معاملات متاثر ہوں گے، جو کسی صورت میں بھی قابلِ قبول نہیں۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔